



## سوال

(181) سجدہ تلاوت بے وضو کرنا درست ہے یا نہیں؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اول: جو شخص معنی نماز کے نہیں جانتا، اس کی نماز ہو جاتی ہے یا نہیں ہوتی؟

دوم: سجدہ تلاوت بے وضو کرنا درست ہے یا نہیں؟

سوم: مسبوق کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا منع ہے؟

چہارم: بیخ گانہ نمازوں سے کسی نماز کی اذان ہوئی، اذان سن کر ایک شخص پاخانہ چلا گیا، اس کے آنے سے پہلے جماعت ہو چکی ہے اگر وہ شخص دوبارہ جماعت کر لے تو جائز ہے یا نہیں؟

ان سوالات کے جوابات مع دلائل ازراہ مہربانی عنایت فرماویں۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اول: اس کی نماز ہو جاتی ہے کیونکہ بہت سے عجمی لوگ پیغمبر ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے آپ ان کو صرف نماز سمجھا دیتے تھے اور منہ کا سمجھانا ثابت نہیں۔

دوم: سجدہ تلاوت جمہور کے نزدیک بے وضو درست نہیں ہے اور عبد اللہ بن عمرؓ بے وضو سجدہ کیا کرتے تھے اور مشرکین نے بھی بے وضو سجدہ پیغمبر ﷺ کے پیچھے کیا ہے۔ چنانچہ بخاری میں ہے: عن [1] ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجد بالنجم وسجد مع المسلمون والمشرکون والجن والانس رواہ البخاری۔ پس اس حدیث سے جواز سجدہ تلاوت بے وضو ثابت ہوتا ہے۔

سوم: مسبوق کے پیچھے نماز پڑھنے سے مسکوت عنہ ہے اور اصل مسکوت عنہ میں جواز و اباحت ہے، پس جواز ثابت ہوگا۔

چہارم: حجاج ضروریہ مثل لول و براز وغیرہما کا پورا کرنا ضروری ہے، اس اثناء میں اگر جماعت اولی فوت ہو گئی تو پھر جماعت سے پڑھنا بے شبہ جائز ہے کیونکہ جماعت ثانیہ کا جواز حدیث سے ثابت ہے اور کیلیے پڑھنے سے جماعت میں زیادہ ثواب و فضیلت ہے۔ عن [2] ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوة الجماعة تعدل خمسا وعشرين من صلوة الفرد۔ فقط واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآل۔ حررہ العبد الضعیف الراحمی رحمۃ ربہ القوی الموحریز عبد العزیز الملتانی غفر اللہ لہ ولوالدیہ واحسن الیہما والیہ (سید محمد نذیر حسین)

[1] رسول اللہ ﷺ نے سورہ نجم میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ تمام مسلمانوں اور مشرکوں اور جنوں اور انسانوں نے بھی سجدہ کیا۔

[2] آنحضرت ﷺ نے فرمایا، جماعت کی نماز کیلئے آدمی کی نماز سے پچیس گنا زیادہ اجر رکھتی ہے۔

## فتاویٰ نذیریہ

جلد 01 ص 570

محدث فتویٰ